۲۸ اپریل سے چالیس روز تک ہر پیر کو روزہ رکھا جائے۔ اور خصوصیت سے دعائیں کی جائیں (مفصل دوسری جگہ ملاحظہ ہو)

احکم الحاکمین کی بارگاہ میں چارہ جوئی

ہماری دادرس زمینی نہیں۔ بلکہ آسمانی عدالت ہے

جماعت احمدیہ علیٰ وجہ البصیرت اپنے خلیفہ اور امام کا جو مقام اور منصب سمجھتی۔ اور اسے جس طرح اپنے ایمان کا جزو قرار دیتی ہے۔ اس کے لحاظ سے خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ ناپاک فطرت اور گندے لوگ آپ کی ذات اقدس کے خلاف جن اتہامات کی تشہیر کرتے اور جن افترا پردازیوں سے کام لیتے ہیں۔ ان کے خلاف دُنیوی عدالتوں میں چارہ جوئی کرے اور کسی انسانوں سے فیصلہ چاہے۔ البتہ سلسلہ کے دوسرے ارکان جن پر ناپاک اور جھوٹے الزام لگائے گئے۔ اور جن کی عزت و عصمت پر باجیانہ حملے کئے گئے۔ ان کے لئے اپنی حفاظت کا ایک طریق عدالتوں کی طرف رجوع ہو سکتا تھا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارکان مشاورت سے اس بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔ اور جماعت کے نمائندوں کو جو ہندوستان کے ہر حصہ سے تشریف لائے تھے۔ اس بارے میں اظہار رائے کا موقعہ دیا۔ اس پر معزز نمائندگان جماعت احمدیہ نے جس سرمنانہ غیرت اور حمیت کا اظہار کیا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر تھا۔ کہ ہماری جماعت کا ہر چھوٹا بڑا اپنی جماعت کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنیکے لئے تیار ہے۔ اور اسے سعادت دارین سمجھتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا تھا۔ کہ موجودہ عدالتوں کے ذریعہ اپنی عزت محفوظ کرانے پر قطعاً اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ عدالتوں کے حالات اور ان کے طریق کار سے پوری واقفیت رکھنے والے معززین اور تجربہ کار اصحاب کی آراء سننے اور مسلسل کئی گھنٹے غور و خوض کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان اور وقار کے احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے نمائندگان کی کثرت نے اس بارے میں اپنے امام کے حضور یہ مشورہ عرض کیا۔ کہ ہمیں سرکاری عدالتوں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ان پر کوئی بھروسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مشورہ کو شرف قبولیت بخشا۔ اور فیصلہ فرمادیا۔ کہ ہم انسانی عدالتوں کی بجائے خدائے قدوس کی بارگاہ میں اپنا استغاثہ پیش کریں۔

ہر ایک شریف اور حق پسند انسان جو عقل و فکر سے کام لے کر غور کرے۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو فیصلہ فرمایا ہے۔ وہی بہترین فیصلہ ہے۔ اور ایک ایسی جماعت جس کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسے دنیا میں روحانیت اور حقانیت قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس کی شان کا یہی تقاضا ہونا چاہئے کہ وہ تکلیف کے وقت اس ہستی کو پکارے۔ جو رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور جس کا وعدہ ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔

آجکل عدالتوں میں جس رنگ میں مقدمات چلتے اور خاصکر ہتک عزت کے مقدمات جو صورت اختیار کرتے ہیں۔ وہ قطعاً ایسی نہیں ہے۔ کہ کوئی شریف اور باغیرت انسان اسے برداشت کر سکے۔ پھر ہمارے لئے اس راہ میں اور بھی زیادہ مشکلات ہیں۔ ہر مذہب و ملت ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے لوگ ہماری دشمنی اور عداوت میں اندھے ہو رہے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ وہ ایک حد تک معذور بھی ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کی ترقی میں ان کا تنزل اور اس کی زندگی میں ان کی موت ہے۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ کہ یہ جماعت آج نہیں۔ تو کل ضرور ان پر غالب آجائے گی۔ اس وجہ سے سارے کے سارے مل کر ہمارے خلاف صف آرا ہو چکے ہیں۔ اگرچہ

ہمارے قلوب ہر بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہم ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے اپنی جان اور مال قربان کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے دل ہماری دشمنی اور عداوت سے پُر ہیں۔ اور وہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز راہ اختیار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر ہمارے مخالفین دشمنی اور عداوت کے اس درجہ تک نہ پہونچ چکے ہوتے۔ تو ان میں سے قطعاً ایسے لوگ کھڑے نہ ہوتے جو اس قسم کا ناپاک اور گندا فتنہ کھڑا کرتے۔ پس اس فتنہ کا کھڑا ہونا بتاتا ہے۔ کہ ہمارے اس طبقہ کے مخالفین اخلاق اور انسانیت۔ شرافت اور تہذیب کو ہمارے مقابلہ کے لئے قطعاً خیرباد کہہ چکے ہیں۔ ان حالات میں عدالتوں میں جا کر ہمیں کسی بھلائی کی توقع کس طرح ہو سکتی ہے پس ہمارے نزدیک چونکہ ہماری عزت و توقیر ان عدالتوں کے ذریعہ محفوظ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم ان کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہاں اپنی مظلومیت کی دادرسی احکم الحاکمین کی عدالت سے چاہتے ہیں۔ جس کی خاطر ہم نے نہ پہلے دُنیا کی کسی عزت اور توقیر کی پرواہ کی۔ اور نہ آئندہ کرینگے۔ اور جس کے فیصلہ میں نہ تو کسی قسم کی غلطی ممکن ہے۔ اور نہ شریروں کی شرارت اور خبیثوں کی خباثت اس کے فیصلہ پر اثر انداز ہو سکتی ہے

خدا جانتا ہے۔ ہم پر بلا وجہ ظلم کیا گیا۔ اور ہم ایسے مظلوم ہیں۔ جن کی دادرسی بظاہر حالات کوئی دنیوی طاقت نہیں کر سکتی۔ ہمیں باوجود ستم رسیدہ ہونے کے ظالم قرار دیا جاتا۔ اور باوجود مظلوم ہونے کے ظالم بتایا جاتا ہے۔ ہمیں دنیا میں لاوارث اور بیکس سمجھکر ہر رنگ میں ستایا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ ہماری آہ وزاری۔ اور ہماری چیخ و پکار کو ہنسی اور تمسخر میں اڑایا جاتا ہے۔ ہمارے واجب الاحترام اور مقدس بزرگوں کی شان میں گندہ دہنی اور بیہودہ گوئی کر کے اپنے لئے سامان تفریح مہیا کیا جاتا ہے۔ ہمارے کلیجوں کے ٹکڑے کر کے انہیں گلی کے خس و خاشاک جتنی بھی وقعت نہیں دی جاتی۔ پس ہم وہ ستم رسیدہ ہیں۔ جن کی فریاد سننے کے لئے دنیا میں کوئی تیار نہیں۔ اور ہم وہ مظلوم ہیں جنہیں انسانی شکل کے درندوں سے کسی انصاف کی توقع نہیں۔ ہمارے لئے ایک ہی جائے پناہ ہے۔ اور ہمارا ایک ہی دادرس ہے۔ ہم اسی کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہیں۔ اسی کے حضور اپنا دکھ پیش کرتے ہیں۔ اور اسی کے عرش کو اپنے دردناک نالوں سے ہلانا چاہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ اور پورا یقین ہے۔ کہ وہ ہماری سنیگا۔ ہمارے زخموں پر اپنے فضل کی مرہم لگائیگا۔ اور ہمیں ہر ایک دکھ اور تکلیف سے نجات دیگا۔ دنیا ہمارے متعلق جو چاہے سمجھے۔ مگر ہم یقین اور کمال وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ ہم لاوارث نہیں۔ ہم چھوڑے ہوئے نہیں۔ ہم بے یار و مددگار نہیں بلکہ ہمارا وارث۔ ہمارا معاون اور ہمارا مددگار ساری دنیا سے زبردست اور طاقتور ہے۔ ہم اسی کی پناہ میں اس وقت تک زندہ ہیں۔ اور اسی کی حفاظت میں آئندہ زندہ رہینگے۔ بڑھینگے۔ پھولینگے پھلینگے۔ اور وہ وقت آئیگا۔ اور ضرور آئیگا۔ جب ہم ساری دنیا پر ابر کی مانند چھا جائینگے۔ آج جو لوگ بلاوجہ اور بغیر قصور ہمارے لئے عافیت تنگ کر رہے ہیں۔ ہمارے جان سے پیارے بزرگوں اور مقدس ہستیوں پر اتہام لگا رہے ہیں۔ ہمیں دنیا میں ذلیل ترین انسان قرار دے رہے ہیں۔ وہ یا تو ہمارے بھائی بن جائیں گے۔ یا پھر ہمارے رحم پر ہونگے۔ ہم جس طرح چاہینگے۔ ان سے سلوک کرینگے۔ مگر اس وقت بھی ہمارا برتاؤ ان سے انسانیت اور شرافت کا ہی ہوگا پس اس لئے اپنی کمینہ اور ناپاک شرارتوں میں کوئی دلیر اور بے خوف نہ ہو۔ کہ ہم دنیوی عدالتوں میں اس کے خلاف چارہ جوئی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم اپنا استغاثہ بہت بڑی عدالت میں دائر کر چکے ہیں۔ اور اس عدالت میں دائر کر چکے ہیں۔ جس کی گرفت سے کوئی ظالم اور کوئی مجرم کسی طرح بچ نہیں سکتا۔ دنیا دیکھے گی۔ کہ ظالموں اور جفاکاروں کے متعلق اس کا فیصلہ کیسا عبرت ناک صادر ہوتا۔ اور کس طرح ان کے تمام منصوبوں۔ ان کی ساری تدبیروں اور ان کی ہر قسم کی فتنہ انگیزیوں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

مستری بٹالہ سے امرتسر چلے گئے

مفسد اور فتنہ پرداز مستریوں اور ان کے ساتھیوں نے جب دیکھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں بیٹھکر ان کے لئے مزید شرارت پھیلانے اور اپنی کمینگی سے کام لینے کا موقعہ نہیں رہا۔ پولیس ان کی اس قسم کی حرکات سے واقف ہو چکی ہے۔ اور حکام ان کے خلاف کارروائی کرنیوالے ہیں۔ تو انہوں نے قادیان کو چھوڑ کر بٹالہ کو اپنا اڈا جا بنایا۔ اور ناواقف لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے اور ان کی جیبیں خالی کرنے کیلئے یہ ظاہر کیا کہ احمدیوں نے انہیں قادیان سے نکال دیا ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ وہ بٹالہ سے ہجرت کر کے امرتسر چلے گئے ہیں۔ بٹالہ میں ان کی قماش کے اوباشوں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی۔ انکے جلوس نکالے۔ ان کیلئے چندہ جمع کیا اور ان کی وجہ سے ان کے احمدیوں پر حملہ بھی کیا گیا تھا۔ ایسے ہمدردوں اور خیر خواہوں کو چھوڑ کر ان کا امرتسر چلے جانا بتاتا ہے کہ انہوں نے اپنی ذاتی اغراض بٹالہ میں پوری کرنیکے بعد اپنے لئے اب نیا میدان تلاش کیا ہے۔ اور امرتسر میں ان کے پہونچتے ہی احمدیوں کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع ہو چکی ہے۔ چنانچہ زمیندار ۲۰ اپریل کا بیان ہے۔ کہ "۱۸ اپریل خیرالدین کی مسجد میں رکنان مباہلہ کے مصائب کی داستان سنائی گئی کئی اصحاب نے تقاریر کیں۔ اور قادیانیوں کے مقاطعہ کے متعلق مولوی ظفر علی کی قرارداد منظور کی گئی"۔

جہاں احمدیوں کے مقاطعہ کی قرارداد منظور کی گئی ہو۔ اور قرارداد بھی مولوی ظفر علی کی مرتب کی ہوئی ہو۔ وہاں جس قسم کی تقریریں احمدیوں کے خلاف کی گئی ہونگی ہم

خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنیکے لئے مجاہدہ

مجلس مشاورت کے اسی اجلاس میں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ پردازوں کے خلاف سرکاری عدالتوں میں مقدمات نہ کرنے کا مشورہ قبول کیا۔ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اس وقت جبکہ ہر طرف جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی کی جا رہی۔ اور مخالفین مجموعی طور پر ناجائز سے ناجائز طریق جماعت کو نقصان پہونچانے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی امداد اور حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا اور اس سے نصرت اور مدد مانگنا چاہئے۔

اس کے لئے حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ کہ ہفتہ میں دو دن پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے وہ احباب جن کے دل میں اس فتنہ نے درد پیدا کیا ہے۔ اور جو اس کا انسداد چاہتے ہیں۔ اگر روزے رکھ سکیں۔ تو ۲۸ اپریل سے تیس دن تک جتنے پیر کے دن آئیں۔ ان میں روزے رکھیں۔ اور دعاؤں میں خاص طور پر مشغول رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے۔ اور ہم پر اپنا خاص فضل اور نصرت نازل کرے۔ اور جو دوست اس مجاہدہ کو مکمل کرنا چاہیں۔ وہ چالیس روز تک جتنے پیر کے دن آئیں۔ ان میں روزے رکھیں۔ اور دعائیں کریں۔

حضور کے اس ارشاد کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اصحاب روزے رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وہ ۲۸ اپریل پیر کے دن سے روزہ رکھیں۔ اور اس عرصہ کو خاص مجاہدہ میں صرف کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم جذب کرنیکی کوشش کریں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ نفلی روزے سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں ☆

زیر بلا گنج کرم

فتنہ کے بانی مبانی اور انہیں بھڑکانے والے نابکار سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو نقصان پہونچانے کے لئے بہت بڑا حربہ چلایا ہے۔ لیکن انہیں کیا معلوم۔ کہ خدا تعالیٰ کے مخلص بندے ہر مصیبت اور ہر تکلیف میں بھی اپنے لئے قرب الٰہی کے سامان پاتے۔ اور ہر ابتلاء سے کندن ہو کر نکلتے ہیں۔ اگر یہ فتنہ نہ اٹھتا۔ تو شاید جماعت کو اس مجاہدہ کا ابھی موقعہ نہ ملتا۔ جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اوپر درج کیا گیا ہے۔ یہ مجاہدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف پیش آمدہ فتنہ کو پاش پاش کرنے کا موجب ہوگا۔ بلکہ جو اصحاب اس میں صدق دل اور پوری کوشش سے حصہ لیں گے۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ اس کے بعد تقوی اللہ اور قرب الٰہی میں ان کا درجہ پہلے کی نسبت بہت بلند ہوگا۔ انوار الٰہی ان پر خاص طور سے نازل ہونگے۔ اور ان کی روحانیت بہت ترقی حاصل کر جائیگی اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ فتنہ نہ صرف ہمارے لئے کسی نقصان کا باعث نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی وجہ سے ہمیں روحانی ترقی کا بہترین موقعہ میسر آیا ہے۔ اور ہمارے لئے یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

احباب کرام کا فرض ہے۔ اس "گنج کرم" سے جس قدر بھی ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور ان چالیس ایام میں اپنے اندر وہ روحانی قوت اور طاقت پیدا کریں۔ جو ہماری آئندہ ترقیوں میں حیرت انگیز سرعت پیدا کر دے۔

ان میں سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیوں کو ستانے دکھ دینے اور نشانہ ظلم بنانے کیلئے عوام کو مشتعل کیا گیا۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ذمہ دار حکام کو اس بارے میں اپنے فرائض

نمائندگانِ جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے

فتنہ پردازوں کے خلاف اظہارِ نفرت کی قرارداد

۲۰- اپریل مجلس مشاورت کی کارروائی شروع ہونے سے قبل نمائندگان جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب پیر اکبر علی صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی ممبر پنجاب کونسل ۹ - بجے صبح مباہلہ والوں کے ناپاک - پروپیگنڈا کے خلاف اظہار نفرت کے لئے منعقد ہوا - چونکہ اس بارے میں پہلے دن کافی تقریریں ہو چکی تھیں - جن میں ہر طرح اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کیا گیا تھا اس لئے مزید تقریروں کی ضرورت نہ سمجھی گئی - اور حسب ذیل قرارداد اتفاق رائے سے پاس ہوئی

ہم ممبران مجلس مشاورت جو ہر ایک جماعت احمدیہ کے نمائندگان کی حیثیت سے یہاں جمع ہیں - اور ہر ایک احمدی جماعت کے احساسات اور جذبات کے ترجمان ہیں - اعلان کرتے ہیں - کہ اخبار مباہلہ میں جو مضامین حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور حضور کے متعلقین اور دیگر بزرگان جماعت کے متعلق شائع ہوتے رہے ہیں - وہ نہایت کمینے اور اخلاق سے گرے ہوئے ہیں - اور اس قدر اشتعال انگیز ہیں - کہ کوئی شریف انسان ایسے مضامین کسی وقت بھی برداشت نہیں کرسکتا - ہم نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ مباہلہ کے مضامین کو نہایت ہی دل آزار اور اپنے جذبات اور احساسات کو مشتعل کرنے والے یقین کرتے ہیں - اور انہیں نہایت ہی نفرت اور ملامت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اگر یہ کارروائی اسی طرح جاری رہی - تو فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے

اس قرارداد کی نقل ڈپٹی کمشنر - سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور - چیف سکرٹری - اور ہوم سکرٹری پنجاب گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کو بھیجی جائے -

مجلس مشاورت کے تیسرے روز کی مختصر روئداد

مجلس مشاورت کے تیسرے دن ۲۰ - اپریل مجلس کا اجلاس سوا نو بجے صبح تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد شروع ہوا - ابتدا میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی جس میں جماعت کو تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ دلائی - پھر بجٹ کے متعلق بعض ہدایات فرمائیں - اسی سلسلہ میں ریزرو فنڈ مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی - پھر سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ بحث کے لئے پیش ہوئی - یہ بحث قریباً دو بجے تک جاری رہی - چونکہ یہ آخری اجلاس تھا - اس لئے خاتمہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے تقریر فرمائی - جس میں عورتوں کے مجلس مشاورت میں رائے دینے کے طریق کے متعلق یہ عارضی فیصلہ فرمایا - کہ جہاں جہاں لجنہ اماءاللہ قائم ہوں - وہ اپنی لجنہ کا نام حضور کے دفتر میں رجسٹرڈ کرا لیں جس کی منظوری کی اطلاع پرائیویٹ سکرٹری صاحب بھیج دیں گے - اور پھر انہیں مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایجنڈا بھیج دیا جائے گا - ہر مقام کی لجنہ اپنا جلسہ کرکے ایجنڈا میں درج شدہ امور کے متعلق اپنی رائے قائم کرے - اور پھر وہ لکھ کر پرائیویٹ سکرٹری کو بھیج دے - جب اس امر کا فیصلہ مجلس شوریٰ میں کیا جائے گا - اس وقت لجنہ کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے گا -

یہ عارضی فیصلہ ہے - اگلے سال اس بارے میں پھر غور کیا جائے گا -

اس کے بعد بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جماعت کو پہلے سے زیادہ منظم کریں نیز فرمایا جنہیں بندوق خریدنے کا لائسنس مل سکتا ہو - انہیں بندوق خریدنے جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے - وہاں تلوار رکھنے اور جہاں اس کی اجازت نہ ہو - وہاں لاٹھی رکھنے کا ارشاد فرمایا - تبلیغ پر زور دینے کی اس وقت پھر تلقین کی - سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے متعلق اعلان فرمایا - کہ اس سال بھی انشاء اللہ ہونگے - لیکن تاریخ کا اعلان پھر کیا جائے گا -

آخر میں تمام اصحاب کی معیت میں دعا فرما کر جلسہ ختم کیا - اور جانے والے احباب سے مصافحہ کرکے رخصت کیا - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دفعہ کی مجلس مشاورت گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوئی - پنجاب اور ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے نمائندگان گذشتہ سال سے زیادہ تشریف لائے - سید معراج الدین صاحب نیروبی (افریقہ) کی جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے - وزیٹر خواتین کے لئے پردہ دار گیلری کا انتظام تھا -

بدزبانوں کو اخبار "شیر پنجاب" کی نصیحت

ذیل میں سکھ معاصر "شیر پنجاب" کا وہ مختصر نوٹ درج کیا جاتا ہے - جو اس نے ان بے ہودہ گو - گندہ دہن گوئوں کو مخاطب کرکے لکھا ہے - جو جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں کے خلاف بدزبانی اور بدکلامی کرنا اپنا کمال سمجھ رہے ہیں - وہ لوگ جو مسلمان کہلا کر اور اسلام کو انسان کے لئے مکمل ضابطہ قرار دے کر اخلاق اور شرافت کی اس طرح مٹی پلید کر رہے ہیں - کہ ایک غیر مسلم اخبار انہیں درس تہذیب دینے پر مجبور ہو گیا ہے - انہیں شرم و ندامت سے ڈوب مرنا چاہیئے - یا آئندہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرکے اسے بدنام نہیں کرنا چاہیئے -

اس سے بھی شرمناک بات یہ ہے - کہ اس بد تہذیبی اور فحش نگاری میں وہ لوگ بھی مشغول ہیں جو مسلمانوں کے لیڈر کہلاتے اور ان کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے مدعی ہیں - جس قوم کے لیڈروں اور راہبروں کی یہ حالت ہو - اس کی تباہی میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے؟

کاش یہ لوگ اپنے شرمناک افعال پر کچھ ہی ندامت محسوس کریں - "شیر پنجاب" (۱۰ - اپریل) کا نوٹ حسب ذیل ہے :-

"ہم خود احمدی حضرات کے طریق کار کو پسند نہیں کرتے - اور چاہتے ہیں - کہ اس میں کوئی مناسب تبدیلی کی جائے - لیکن با ایں ہمہ ہم احمدیوں کے مسلمان مخالفوں سے بھی بزور اپیل کرتے ہیں - کہ احمدیوں کے محترم لیڈروں کے خلاف پایۂ اخلاق سے گری ہوئی تحریروں احمدی خواتین کے خلاف دل آزار الزامات اور ناواجب شخصی حملوں سے قطعی اجتناب کیا جائے - اس قسم کے پراپیگنڈا کا اثر بالآخر احمدیوں کے نہیں - بلکہ پراپیگنڈا کرنے والوں کے اپنے خلاف پڑے گا - گالی گلوچ - نفرت اور ظلم سے کوئی جماعت تباہ نہیں کی جاسکتی نہ اپنی بنائی جاسکتی ہے - دشمنوں کو مظلوم نہ بناؤ کیونکہ خدا ظالموں کا نہیں مظلوموں کا طرفدار ہے"

مستریوں کو بٹالہ سے کس نے نکالا

وہ اخبارات جنہیں ہمارے خلاف غوغا آرائی کے لئے کوئی بہانہ چاہیئے - ابھی تک شور مچا رہے ہیں کہ مباہلہ والے مستریوں اور ان کے ساتھیوں کو ان کی شرارتوں کی وجہ سے احمدیوں نے قادیان سے جلا وطن کر دیا ہے - اور بٹالہ کا ایک بدنام گروہ ان کے خیر مقدم اور خوش آمدید کے راگ گا رہا ہے لیکن مستری وہاں سے کوچ کرکے امرتسر جا پہنچے ہیں اس کے متعلق ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں - کیا بٹالہ سے بھی انہیں احمدیوں نے جلا وطن کیا ہے یا وہ احمدیوں کے خوف سے وہاں نہیں ٹھہر سکے - اگر ان کے بٹالوی ہمدرد یہ نہیں کہہ سکتے - تو صاف ظاہر ہے - کہ جس طرح وہ بٹالہ سے امرتسر چلے گئے - اسی طرح قادیان سے بٹالہ جا پہنچے تھے نہ کہ احمدیوں نے انہیں نکالا تھا -

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے مفتریوں کو دعوت مباہلہ

۱۹ر اپریل بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ قادیان جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حاضرین میں کئی ایک بیرونی جماعتوں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد شیخ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ قادیان کے احمدیوں کی ذمہ داری باہر کی جماعتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ قادیان میں رہنے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فیوض و برکات سے حصہ لینے کا موقعہ دوسروں سے بہت زیادہ ملتا ہے۔ اس لئے یہاں کے رہنے والوں کا اولین فرض ہے۔ کہ سلسلہ کی ہر تحریک میں پیش پیش رہیں۔ ۱۰ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر ایک تقریر کے دوران میں فتنوں کے متعلق نہایت وضاحت سے بیان فرمایا تھا۔ اور تاریخی طور پر آج سے ۱۳ سو سال پہلے کے ایک خلیفہ کی شہادت کا دردانگیز پیرائے میں ذکر کیا تھا۔ افسوس ہم نے اس وقت توجہ نہ کی۔ اور خلافت کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ ہم میں سے کئی ہونگے جنہوں نے اس فتنہ کو ابتدا سے محسوس کیا ہوگا لیکن چشم پوشی سے کام لیکر نظر انداز کر دیا اور یہ بڑھتا گیا۔ اب ہمیں اس کا کفارہ دینا چاہئے۔ کیونکہ اس موجودہ فتنہ کی ذمہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم نے خلافت کے وقار کو قائم رکھنے میں سستی کی۔ اب اس کی تلافی کرنی چاہئے۔ اور کامل ندامت کا اظہار ہونا چاہئے ورنہ ہم خدا کے حضور جوابدہ ہونگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے تقدس اور پاکیزگی پر ہم علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ خدا کا مقدس انسان ہمارے ہاتھوں میں پلا ہے اور اس کی تمام زندگی ہماری نظر کے سامنے گذری ہے۔ اس لئے ہم تمام ایسے لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں۔ جو آپ پر کسی قسم کا اتہام لگاتے ہیں۔ وہ میدان میں آئیں۔ اور ہمارے ساتھ مباہلہ کریں۔

شیخ صاحب کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب نے دعوت مباہلہ کا مضمون سنانے سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہر شخص کی ذمہ داری اس کے منصب اور مرتبہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ قادیان کے رہنے والوں کی ذمہ داری بھی اسی لحاظ سے ہے۔ اس سے زیادہ بدقسمتی نہیں ہو سکتی کہ ہم احمدیت کی خاطر اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور اوطان کو چھوڑ کر یہاں آئیں۔ اور پھر اتنی قربانی کے بعد نفاق میں مبتلا ہو جائیں۔ جو شخص قادیان میں آکر بجائے ترقی کرنے کے اپنی پہلی قربانی کو بھی ضائع کر دیتا یا روحانیت میں پہلے سے زیادہ ترقی نہیں کرتا۔ بلکہ یہاں آکر منافقت کے مہلک مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑا بدبخت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ الٰہی سلسلوں میں منافقوں کا ہونا سنت اللہ میں داخل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں بھی منافق ہوں۔ ان میں صحیح ہے کہ منافق بہت تھوڑے ہیں۔ جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ لیکن غیور اور خدا پرست مومن اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے اندر تھوڑا بھی گند ہو۔ اب سلسلہ کے غداروں سے بالکل قطع تعلق کر لیں۔ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کریں گے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ فتنہ ملعونہ قادیان سے اٹھا ہے۔ اس لئے قادیان والوں کا ہی فرض ہے کہ وہی اس کا استیصال کریں۔ ہم بے شک عدالت نہیں کریں گے۔ کیونکہ دنیا کی عدالتیں ہرگز ہمارا انصاف نہیں کر سکتیں۔ اور نہ وہ کبھی ایسی باتوں کا انسداد کر سکتی ہیں۔ اس لئے ہم عدالتوں میں نہیں جائینگے۔ بلکہ احکم الحاکمین خدا سے فیصلہ چاہینگے اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم سب خدا کے آگے گر جائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت آئے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ اس فتنہ کے ازالہ کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک اس سے ہو سکے زبردست پروپیگنڈا کرے۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے دعوت مباہلہ کا مضمون سنایا۔ مضمون ختم ہونے پر چودھری غلام احمد خاں صاحب وکیل پاکپٹن نے تحریک کی۔ کہ یہ چیلنج مباہلہ صرف قادیان کی مقامی جماعت کی طرف سے نہ ہو۔ بلکہ اس کے داعیان میں باہر کی احمدی جماعتوں کو بھی شامل کیا جائے۔ ان کا بھی حق ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ان کے بھی ویسے ہی امام ہیں جیسے جناب قادیان کے۔ اور ان کی بھی اسی طرح دلآزاری ہوتی ہے جس طرح قادیان میں رہنے والوں کی۔

اس کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب نے نہایت رقت سے بھری ہوئی آواز میں کہا۔ خدا کا یہ برگزیدہ خلیفہ ہمارے ہاتھوں میں پلا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے جوان ہوا۔ اور ہم اس کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے یہ صرف ہمارا ہی فرض ہے۔ کہ ہم اس کی پاکیزگی۔ تقدس اور طہارت نفس پر مخالفین سے مباہلہ کریں۔ میں اپنے بیرونی بھائیوں سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ یہ لڑائی قادیان والوں کو ہی لڑنے دیں۔ بیرونی احباب اس امر میں ہمیں معاف کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک نیتوں کا ثواب اور اجر انہیں دیگا۔

اس کے بعد شیخ صاحب نے پوسٹر کے اخراجات کیلئے ایک مقتدر رقم کا مطالبہ کیا جو دوسرے دن کے دس بجے تک مہیا ہونا چاہئے تھا۔ ۵۰ روپے اسی وقت وصول ہو گئے۔ وقت مقررہ تک ۲۲۰ روپیہ جمع ہو گیا جس میں پچاس روپے بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے دیئے۔ [illegible] ہوئے دعوت مباہلہ کا پوسٹر انشاء اللہ بہت جلد ایک لاکھ کی تعداد میں چھپ کر شایع ہو جائیگا۔ اور ہر جگہ بھیجا جائیگا۔ احباب کا فرض ہوگا۔ کہ نہایت عمدگی کے ساتھ اس کی اشاعت کریں۔

ہم اور ہمارے مخالف

واعظ سمجھتے ہیں غلاظت سے ہم فقط
اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ کھلتے ہیں ان سے خم
ان کی مجال کیا ہے کہ یوں شوخیاں کریں
گر یہ یقین نہ ہو کہ ہیں پتلے حیا کے ہم
خوف خدا نہ روکے ہوئے ہو ہمیں اگر
وہ اور ان کے ہاتھ سے یوں دکھ اٹھائیں ہم
"نہ نور سے فشاند و سگ بانگ سے زند"
بکواس سو کریں وہ ہمیں کچھ نہیں ہے غم

(شاکر)

جماعت احمدیہ سکندرآباد کی قرارداد

بذریعہ تار

سکندرآباد ۱۹ر اپریل۔ جناب سیٹھ العبدین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد جماعت احمدیہ کا ایک عام اجلاس العبدین بلڈنگس اکسفورڈ سٹریٹ سکندرآباد میں منعقد ہوا جس میں کئی ایک اصحاب نے نہایت پرجوش تقریریں کیں۔ اور نہایت سخت الفاظ میں اخبار مباہلہ کی ان سراسر مفتریانہ اور غیر شریفانہ تحریرات کی جن میں ہمارے محبوب، عزیز آقا اور واجب الاطاعت پیشوا اور حضور کے خاندان کے دیگر افراد پر نہایت ناپاک اور گندے حملے کئے گئے ہیں۔ پرزور مذمت کی۔ حسب ذیل ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ ۱۔ جماعت احمدیہ میں ان شرآمیز اور بے بنیاد اتہامات کی وجہ سے جو اخبار مباہلہ میں ہمارے مقدس امام اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد پر لگائے گئے ہیں۔ سخت ہیجان اور جوش ہے۔ اور جماعت پورے زور کے ساتھ اس غیر شریفانہ پروپیگنڈا پر اظہار نفرت وحقارت اور رنج وغم کرتی ہے۔ ۲۔ یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ مباہلہ کی اشتعال انگیز تحریروں سے قریباً ایک ملین نفوس کے قلوب بہت بری طرح مجروح ہو چکے ہیں۔ اور جماعت کبھی مطمئن نہیں ہو سکتی جب تک کہ ان شریروں کو کیفر کردار تک نہ پہونچایا جائے۔ ۳۔ جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی اس غفلت پر حد درجہ حیران ہے کہ اس نے اب تک اس فتنہ کو دبانے کے لئے کیوں کارروائی نہیں کی۔ اور مباہلہ کو ضبط کر کے ان شریروں کو کیوں عبرتناک سزائیں نہیں دیں۔ تا جماعت احمدیہ کو قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی ضرورت باقی نہ رہتی جس کا نتیجہ سخت بدامنی اور اغلباً خونریزی بھی ہو سکتا ہے۔ ۴۔ اس جلسہ کی روئداد گورنمنٹ پنجاب اور لیڈنگ اخبارات کو بذریعہ تار ارسال کی جائے۔

احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون کی قرارداد

بذریعہ تار

رنگون ۱۹ر اپریل۔ سکرٹری صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون اطلاع دیتے ہیں۔ رنگون احمدیہ ایسوسی ایشن نے اپنے اس ارادہ اور عزم کی تجدید کرتے ہوئے کہ اس کا ہر ایک ممبر اپنی جان و مال اور سب کچھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ پر قربان کر دینے کیلئے تیار ہے۔ گورنمنٹ سے اور درخواست کی کہ وہ قبل اس کے کہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے متعلق مباہلہ والوں کے غیر شریفانہ اور معاندانہ پروپیگنڈا کو پوری طاقت سے دبانے کی کوشش کرے۔ نیز یہ ہوا [illegible] روئداد کی نقول پنجاب گورنمنٹ۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو ارسال کی گئیں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)